

بیانِ جمعہ کے نکات

(Presentation)



03/01/2025



رجب المرجب اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب، تحریر، تحقیق

مفتی محمد عطاء المصطفیٰ مدنی

پیشکش

ادارہ فیضانِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معاونین


مولانا عمران حنیف مدنی


مولانا فیاض چشتی تونسوی


مولانا منور الحنفی مدنی


مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَىٰ مَا أَلْهَمَ وَعَلَّمَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ نَعْلَمْ، وَالصَّلَاةُ عَلَىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ، وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ التوبہ، جزء، الآیہ 36

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ



ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ تعالی کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں، جب سے اُس نے آسمان اور زمین بنائے، اِن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

وضاحت

اس آیت مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بات ازل سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے کہ اسلامی سال کے بارہ مہینے اللہ تعالی نے خود مقرر فرمائے ہیں، جس سے اسلامی سال اور اس کے مہینوں کی قدر و قیمت اور اہمیت بخوبی واضح ہوتی ہے۔ اسی طرح اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب حرمت، عظمت اور احترام والے ہیں، ان کو "اَشْهُرُ الْحُرُم" کہا جاتا ہے۔

عظمت والے مہینے

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ: "زمانہ اب اپنی اُسی ہیئت اور شکل میں واپس آگیا ہے جو اُس وقت تھی جب اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا، سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، ان میں سے چار مہینے حُرمت (عظمت اور احترام) والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں یعنی: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، اور چوتھا مہینہ رجبِ مُضر (مُضر قبیلہ جو رجب کی بہت تعظیم کرتا تھا) کا ہے جو جمادی الثانی اور شعبان المعظم کے درمیان آتا ہے۔" (بخاری، رقم الحدیث ٤٣٨٥)

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (التوبہ 36) ترجمہ: ان حُرمت والے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم (گناہ) نہ کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمام مہینوں میں گناہ کرنے سے بچو بالخصوص ان چار مہینوں میں کہ اللہ تعالی نے انہیں قابلِ احترام بنایا ہے وَجَعَلَ الذَّنْبَ فِيْهِنَّ اَعْظَمَ وَالعَمَلَ الصَّالِحَ وَالْاَجْرَ اَعْظَمَ ان میں گناہ کو بڑا جرم قرار دیا اور ان میں نیک عمل کے ثواب کو بڑھا دیا ہے۔ (التفسیر الطبری، جزء ١٠ صفحہ ١٦٤)

آغازِ مہینہ پر دعا کا اہتمام سنت

حضرت انس سے روایت ہے جب رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ اے باری تعالی ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت دے (کہ اس میں تیری عبادت و اطاعت کریں) اور ہمیں رمضان دیکھنا نصیب فرما۔ (مشکوۃ المصابیح ٤٣٢/١)

حتی الوسع خوب عبادت کیجئے

ہمارے لئے ماہ رجب میں برکت اس وقت ہے جب ہم اس میں خوب عبادت کریں، اللہ کے حضور سر بسجود ہوں، نوافل پڑھیں، روزے رکھیں۔ نبی کریم ﷺ ماہِ رجب میں بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے (مسلم/رقم ۱۱۵۷) یہاں تک کہ رجب وشعبان کے پورے مہینے کے بھی روزے رکھے (طبرانی/رقم ۹۴۲۲) عبادت کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے، عبادت سے روکنا انسان کا نہیں، شیطان کا کام ہے۔ اور شیطان صرف جنات میں سے نہیں ہوتے انسانوں میں بھی شیطان صفت ہوتے ہیں (مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ) جو پہلے سے ہی عبادت سے دور عوام کو عبادت سے روکتے ہیں۔ ۔ رحمتِ حق "بہا" نمی جوید رحمتِ حق "بہانہ" می جوید یعنی اللہ پاک کی رحمت "بہا" یعنی (قیمت) طلب نہیں کرتی بلکہ اللہ پاک کی رحمت تو بخشش کا بہانہ تلاش کرتی ہے۔

ماہِ رجب کی عزت وتکریم کیجئے!

اس ماہ کی عظمت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ حضور ﷺ نے اس مہینے کو اللہ پاک کا مہینا فرمایا ہے، ارشاد فرمایا: رَجَبٌ شَهْرُ اللهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِي وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِي۔ یعنی رَجب اللہ تعالیٰ کا مہینا اور شعبان میرا مہینا اور رَمضان میری اُمت کا مہینا ہے۔ (اَلفِردَوس بماثُورالخِطاب/رقم ۳۲۷۶) اِسی وجہ سے اِس ماہ کی عزت واحترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حضرت عبداللہ بن زبیر راوی، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماہِ رجب میں جو شخص کسی مومن کی سختی دُور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں تاحد نگاہ ایک بہت بڑا محل عطا فرمائے گا۔ اور فرمایا: أَكْرِمُوا رَجَبَ يُكْرِمْكُمُ اللهُ تَعَالَى بِأَلْفِ كَرَامَةٍ ماہِ رجب کی عزت کیا کرو! اللہ تعالیٰ تمہیں ہزار عزتیں نصیب فرمائے گے۔ (معجم السفر ۴۱۹/۱)

خواجہ کی چھٹی شریف

ماہ رجب المرجب کو کئی بزرگانِ دین سے نِسبت حاصل ہے، اِنہی میں سے ایک ہستی ایسی بھی ہے جس نے بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائی، حُسنِ اَخلاق کی چاشنی سے بداَخلاقی کی کڑواہٹ دور کی، عمدہ کردار کی خوشبو سے پریشان حالوں کی دادرَسی فرمائی۔

سرزمینِ ہند میں جہاں عرصۂ دراز سے کفر وشرک کا دَوْردَوْرَہ تھا، اِس خطّے کے لوگوں کو نورِ ہدایت سے روشناس کروانے اور لوگوں کے عقائد واَعمال کی اِصلاح کرنے والے بُزرگانِ دین میں حضرت خواجہ مُعِینُ الدِّین سیّد حَسَن چشتی اَجمیری عَلَیْہِ رحمۃ اللہ علیہ کا اِسمِ گرامی بہت نُمایاں ہے۔

خواجہ غریبِ نواز کون ہیں؟

وہ سید حسن چشتی اجمیری جن کے القاب معینُ الدین، غریب نواز، سلطانُ الھند اور عطائے رسول ہیں۔ وہ خواجہ غریب نواز جنھوں نے براہ راست پیرانِ پیر حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سے فیضِ اکتساب کیا ہے۔ وہ غریبِ نواز جنھوں نے تقریباً 45 سال سرزمینِ ہند پر اِسلام کی خدمت سَرانجام دی اور ہند کے ظُلمت کدے میں اسلام کا اُجالا پھیلایا۔ وہ غریب نواز جن کے ہاتھ پر 90 لاکھ غیر مسلموں نے کلمہ پڑھا ہے۔ وہ غریب نواز جن کو براہ راست بارگاہِ رسالت ﷺ سے ہند کی ولایت عطا ہوئی ہے۔

خواجہ غریب نواز کا تعارف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت 537ھ بمطابق 1142ء کو سِجِستان یا سِیْستان کے علاقے سَنْجَر میں ایک پاکیزہ اور علمی گھرانے میں ہوئی۔ (اقتباس الانوار) آپ کا اسمِ گرامی حسن ہے اور آپ نَجیب الطرَفَیْن سید ہیں۔ حاضری حرمین کے دوران جب آپ کو براہ راست بارگاہِ رسالت ﷺ سے ہند کی ولایت عطا ہوئی تو آپ سرزمینِ ہند تشریف لائے اور اَجمیر شریف (راجستھان) کو اپنا مستقل مسکن بناتے ہوئے دینِ اسلام کی ترویج واشاعت کا آغاز فرمایا۔ اور اپنے اَخلاق، کِردار اور گفتار سے اس خطے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔ خواجہ غریب نواز ہی کے طفیل ہند میں سلسلۂ چشتیہ کا آغاز ہوا۔ (تاریخ مشائخ چشت، ص 136)

خواجہ غریب نواز اور حضور داتا علی ہجویری

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خُدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے پہلو میں چلہ کاٹا، اس چلے کے دوران حضور داتا علی ہجویری نے آپ پر اپنے لطف عنایت کی وہ بارش کی جس کا اندازہ حضرت غریب نواز ہی لگا سکتے ہیں۔

جب آپ یہاں سے رخصت ہونے لگے تو آپ نے حضرت داتا علی ہجویری کی شان میں یہ شعر کہا جس کا مطلب ہے آپ خزانے لٹانے والے، عالَم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور کے مظہر ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ ناقصوں کے لئے پیرِ کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔ یہ شعر اب زبانِ زدِ عام وخاص ہے۔

خواجہ خواجگاں کا وصال باکمال

6 رجب، 633 ہجری، بروز پیر شریف، صبح فجر کے وقت مریدین انتظار میں ہیں کہ پیر و مرشد تشریف لائیں گے، نمازِ فجر پڑھائیں گے مگر حُضُور خواجہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نہ آنا تھا، نہ آئے، کافی دیر گزر جانے کے بعد حُجرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو غم کا سمندر اُمنڈ آیا، حضور خواجہ خواجگان، سلطان الہند، خواجہ غریب نواز، مُعین الدین چشتی اجمیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وصال فرما چکے تھے، دیکھنے والوں نے یہ ایمان افروز منظر آنکھوں سے دیکھا کہ خواجہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نورانی پیشانی پر لکھا تھا: حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ۔ اللہ کا محبوب بندہ، محبتِ الٰہی میں وِصَال کر گیا۔

